پاکستانی خواتین کے عائلی حقوق: مسائل،اسباب،اوران کے تدارک کی صورتیں

Pakistanī Women and Family Rights: Problems, Causes, and Remedial Approaches

Mussarat Malik*
Khawaja Arshid Ali**
Shahzaib***

Abstract
This paper aims to discuss the Family Right of women of Pakistan taking into account the issues and causes behind these problems and way to eradicate in the light of Islamic jurisprudence and law being exercised in Pakistan. There are number of rights of women as elaborated in Islamic Religious literature bestowing them the due respect. We may judge analytically the subject issue interpreting various dimensions literally and technically. This paper finds the mutual links of marriage and its peaceful flow under Islamic injunction with any inclination to either man or women but the whole Islamic concepts and is application is based upon tranquillity, balance and peace. Islamic teaching in this regard are a solution to family system and its nourishment positively. The nuptial contract of marriage has too many impacts upon mutual living of pair and social life as well. Therefore, Islamic guidance is universal for all time and space which provide humanity and package of peaceful living style.

Keywords: Women Rights, Various Dimensions, Islamic Teaching, Balance, Solution

تمہید:

تاریخ گواہ ہے کہ ایک عرصہ ٔدراز سے عورت مظلوم چلی آرہی تھی۔یونان میں، مصر میں، عراق میں،ہند میں، چین میں، غرض ہر قوم میں ہر خطہ میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی، جہاں عورتوں پر ظلم کے پہاڑ نہ ٹوٹے ہوں۔لوگ اسے اپنے عیش و عشرت کی غرض سے خرید وفروخت کرتے ان کے ساتھ حیوانوں سے بھی برا سلوک کیاجاتا تھاؐ حتی کہ اہل عرب عورت کے وجود کو موجب عار سمجھتے تھے اور لڑکیوں کو زندہ در گور کر دیتے تھے۔

ہندوستان میں شوہر کی چتاپر اس کی بیوہ کو جلایا جاتا تھا۔واہیانہ مذاہب عورت کو گناہ کا سرچشمہ اور معصیت کا دروازہ اور پاپ کا مجسم سمجھتے تھے۔ اس سے تعلق رکھنا روحانی ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے تھے۔دنیا کے زیادہ تر تہذیبوں میں اس کی سماجی حیثیت نہیں تھی۔اسے حقیر وذلیل نگاہوں سے دیکھا جاتا تھا۔اس کے معاشی وسیاسی حقوق نہیں تھے، وہ آزادانہ طریقے سے کوئی لین دین نہیں کرسکتی تھی۔وہ باپ کی پھر شوہر کی اور اس کے بعد اولاد نرینہ کی تابع اور محکوم تھی۔اس کی کوئی اپنی مرضی نہیں تھی اور نہ ہی اسے کسی پر کوئی اقتدار حاصل تھا، یہاں تک کہ

* Senior Lecturer University of wah Cantt.
Email: mussaratmalik@yahoo.com
**Lecturer, visiting faculty, University of Karachi, Karachi Pakistan
Email: khawajaArshidAli@gmail.Com
***Lecturer, visiting faculty, University of Karachi, Karachi Pakistan
Email: shahzaib.uok.edu@gmail.com

اسے فریاد کرنے کا بھی حق حاصل نہیں تھا۔

لیکن ! پھر اسلام کا ظہور ہوا، باطل ختم ہوا اور دیگر کے ساتھ عورت کے بھی حقوق بیان ہوئے بلکہ ترغیب وترہیب کے ذریعہ اسے ادا کرنے کا حکم بھی صادر کیا گیا۔ اس تحقیق میں اسلام نے عورتوں کو جو عائلی حقوق دیے ہیں، بالخصوص پاکستانی عورتوں کے تناظر میں اس حوالے سے گفتگو کی جائے گی ذدوران تحقیق اسلامی تعلیمات اور آئین پاکستان کے تناظر میں عورتوں کے نان نفقہ کے حق کو بیان کیا جائے گا، نکاح کے حوالے سے عورتوں کے حقوق بشمول حق اختیار نکاح اور فسخ نکاح پر دلائل کی روشنی میں بیان کئے جائیں گے، اس کے ساتھ حق پرورش، حق کسب، حق ملکیت اور حق وراثت کو بھی دلائل کے ساتھ ذکر کیا جائے گا۔

1. حق نان ونفقہ

نکاح کے بعد شوہر پر عورت کا ایک حق یہ عائد ہوتا ہے کہ وہ اس کا نفقہ فراہم کرے۔

نفقہ کے معنیٰ ہیں وہ چیز جو خرچ کی جائے۔ شوہر کا فرض ہے کہ وہ اپنی بیوی کے لیے کھانا، کپڑا، مکان اور دیگر ضروریات زندگی کا انتظام کرے۔ قرآن کریم میں ہے مردوں کو عورتوں کا نگراں بنانے کی ایک وجہ بھی یہی نان ونفقہ مہیا کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

و بمآ انفقوا من اموالهم۔(1)

ترجمہ: اور اس بنا پر کہ مرد اپنے مال خرچ کرتے ہیں۔

نفقہ کا کوئی متعین معیار نہیں ہے، بلکہ وہ شوہر کی آمدنی اور حیثیت کے مطابق کم زیادہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

"لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر عليه رزقه فلينفق مما آتاه الله۔"(2)

ترجمہ: خوش حال آدمی اپنی خوش حالی کے مطابق نفقہ دے اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو وہ اسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔

"على الموسع قدره و على المقتر قدره۔"(3)

ترجمہ: خوش حال آدمی اپنی قدرت کے مطابق اور غریب آدمی اپنی قدرت کے مطابق عورت کو کچھ دے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر جو خطبہ دیا تھا اس میں عورتوں کے حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"أولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف"۔(4)

"عورتوں کا تم پر یہ حق ہے کہ تم معروف طریقے کے مطابق ان کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کرو۔"

نفقہ میں عورت کی آرائش وزیبائش کی چیزیں، علاج معالجے کا خرچ، دایہ کے مصارف اور روزمرہ کی ضروریات بھی شامل ہیں۔ عورت شوہر کے مال میں سے حسب ضرورت موقع بہ موقع خرچ کر سکتی ہے، اگر شوہر نے اسے اجازت دے رکھی ہو۔ شوہر اپنی بیوی کو خرچ کے لیے جو کچھ دے اس میں سے بیوی اگر کچھ بچالے تو یہ اس کا حق ہے، شوہر نہ اسے واپس لے سکتا ہے اور نہ اس کے نفقہ میں کمی کر سکتا ہے۔

پاکستانی قانون میں حق نفقہ کی شقیں:

آئین پاکستان کے مطابق شوہر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نفقہ ادا کرے:

The husband is bound to maintain his wife (unless she is too young for matrimonial intercourse) so long as she is faithful to him and obeys his reasonable order.(5)

"بیوی کو نفقہ فراہم کرنے کے لیے شوہر پابند ہے۔ اگر بیوی کم عمری کی وجہ سے حقوق زوجیت کی ادائیگی کے قابل نہ ہو تو اس صورت میں وہ پابند نہیں ہے۔ عورت اس وقت نفقہ کی اہل ہے جب تک وہ شوہر کے ساتھ وفاشعار رہے اور اس کی جائز ہدایات پر عمل کرتی رہے۔"

اس قانون نے اسلامی شریعت کی بھرپور ترجمانی کی ہے۔ قانون میں سقوط نفقہ کے لیے صغر سنی کا ذکر مالکی موقف کی نمائندگی کرتا ہے جب کہ جمہور کے نزدیک ہر وہ عورت نفقہ کی مستحق ہے جو خاوند کے ساتھ رہتی ہے خواہ اس کی کوئی بھی عمر ہو۔

قانون خواتین کو یہ اختیار بھی دیتا ہے کہ اگر خاوند جان بوجھ کر عورت کو اس کے اخراجات کی ادائیگی نہیں کرتا ہے تو وہ اپنا حق حاصل کرنے کے لیے قانونی چارہ جوئی کر سکتی ہے:

If the husband neglects or refuses to maintain his wife without any lawful cause, the wife may sue him for maintenance.(6)

اگر شوہر اپنی بیوی کو اخراجات دینے میں کسی معقول وجہ کے بغیر لاپروائی کرے یا اخراجات کی ادائیگی سے انکار کر دے تو بیوی عدالت میں نفقہ کی فراہمی کے لیے کیس کر سکتی ہے۔

یہ معقول وجہ کیا ہے؟ اس کے بارے میں وضاحت کر دی گئی ہے:

But he is not bound to maintain a wife who refuses herself to him, otherwise disobedient, unless the refusal or disobedience is justified by non-payment of prompt dower or she leaves the husband's house on account of his Cruelty.(7)

جب عورت مرد کے لیے استمتاع سے انکار کرے یا اس کی نافرمانی کا ارتکاب کرے تو مرد ان صورتوں میں نفقہ فراہم کرنے کا پابند نہیں ہے۔ اگر عورت کی طرف سے انکار یا عدم اطاعت کسی جائز وجہ سے ہو یعنی عورت کا حق مہر ادا نہ کیا گیا ہو یا شوہر کے ظلم کی وجہ سے عورت اس کا گھر چھوڑ کر جا چکی ہو تو پھر اس صورت میں اس کا حق نفقہ ساقط نہیں ہو گا۔

2. نکاح کے حوالے سے عورت کے حقوق

❖ خواتین کے لیے نکاح کی افادیت:

مقاصد شریعت کی رو سے نکاح کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں نہ صرف مرد بلکہ عورت کے لیے بھی متعدد حوالوں سے بہتری موجود ہے۔

عورت کی عزت و عصمت نکاح کی وجہ سے محفوظ و مامون رہتی ہے اور وہ بھٹکنے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نکاح کے حکم میں ان

عورتوں کی تخصیص کی گئی ہے جو پاک دامن ہیں اور فحاشی و عریانی سے دور ہیں۔ سورۂ نساء میں ایک جگہ ان عورتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، جن سے نکاح حرام قرار دیا گیا ہے، پھر کہا گیا ہے کہ ان کے علاوہ دیگر عورتوں سے نکاح کر سکتے ہو۔ وہاں مردوں اور عورتوں دونوں کے بارے میں کہا گیا ہے:

"محصنین غیر مسٰفحین"۔ (8)

ترجمہ: تاکہ حصار نکاح میں ان کو محفوظ کراؤ، نہ کہ آزاد شہوت رانی کرنے لگو۔

"محصنٰت غیر مسٰفحٰت ولا متخذٰت اخدان۔"(9)

ترجمہ: تاکہ وہ حصار نکاح میں محفوظ ہو جائیں، آزاد شہوت رانی نہ کرتی پھریں اور نہ چوری چھپے آشنائیاں کریں۔

ان آیات میں نکاح کے لیے "احصان" اور زنا و بدکاری کے لیے "سفاح" کے الفاظ آئے ہیں۔ "احصان" کے معنی محفوظ کرنے اور پناہ گاہ بنانے کے ہیں اور "سفاح" کسی چیز کو ضائع کرنے کو کہتے ہیں۔ گویا نکاح کے ذریعے مرد و عورت اپنی عصمت و عفت کو محفوظ کرتے اور زنا کر کے اس کو ضائع کرتے ہیں۔

خواتین کے لیے مرد کی محبت اور الفت ایک ایسی قیمتی شے ہے جس کا نعم البدل اس روئے زمین پر نہیں ہے۔ یہ محبت اگر قانونی و شرعی صورت اختیار کر لے تو اس کی قیمت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ نکاح کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ مرد و عورت کے درمیان محبت اور الفت کا رشتہ قائم ہو سکے۔ اس محبت و الفت کے سبب دونوں کے باہمی ملاپ سے انھیں سکون میسر آ سکتا ہے اور ان کی زندگی اطمینان کا گہوارہ بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ومن آياته أن خلق لكم من أنفسكم أزواجًا لتسكنوا إليها وجعل بينكم مودةً ورحمةً إن في ذلك لآيات لقوم يتفكرون۔"(10)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمھارے لیے تم ہی سے بیویاں پیدا کیں، تاکہ تم ان کی طرف (جا کر) آرام پاؤ اور اس نے تمھارے درمیان دوستی اور مہربانی رکھ دی، بے شک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں ہیں جو غور کرتے ہیں۔

پیچھے گزر چکا ہے کہ مقاصد نکاح میں سے ایک مقصد یہ بھی ہے کہ نسب انسانی کو ایک جواز اور قطعیت دی جا سکے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے نکاح کو جہاں انسانی جبلی خواہش کو پورا کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر بیان کیا ہے وہاں فقہاء نے اس کو ثبوت نسب کے اہم ترین ذریعے کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی یہ بیان فرمایا ہے:

"واللہ جعل لکم من انفسکم ازواجًا و جعل لکم من ازواجکم بنین و حفدۃ۔"(11)

ترجمہ: اور وہ اللہ ہی ہے جس نے تمھارے لیے تمھاری ہم جنس بیویاں بنائیں اور اسی نے ان بیویوں سے تمھیں بیٹے پوتے عطا کیے۔

اس پہلو سے نکاح کی اہمیت اس لیے بھی سامنے آتی ہے کہ آپ ﷺ نے شادی کے لیے رشتہ دیکھنے والوں کو تلقین فرمائی ہے کہ ایسی لڑکی یا

عورت کا رشتہ تلاش کریں جو ماں بننے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

''تزوجوا الودود الولود فإني مكاثر بكم۔''(12)

ترجمہ: ایسی عورت کے ساتھ نکاح کرو جو محبت کرنے والی اور بچے پیدا کرنے والی ہو۔ بیشک میں تمہاری کثرت پر فخر کروں گا۔

❖ **شوہر کے انتخاب میں عورت کے اختیارات:**

1. مرد کی طرح عورت کے پاس بھی نکاح کا پیغام بھیجنے کا حق موجود ہے۔ ایک خاتون نے نبی ﷺ کو نکاح کی پیش کش کی تھی اور آپ ﷺ نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔(13)

2. اگر کسی خاتون کو ایک مسلمان مرد نکاح کا پیغام بھیج چکا ہو اور وہ فیصلہ کرنے کے مراحل میں ہو تو اس دوران کسی دوسرے مسلمان مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ بھی نکاح کا پیغام بھیج دے۔ متعلقہ خاتون کا یہ حق ہے کہ وہ آزادی اور ذہنی آزادی کے ساتھ فیصلہ کر سکے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

''لا يخطب بعضكم على خطبة بعض۔''(14)

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی نکاح کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے۔

المؤمن اخو المؤمن، فلا يحل للمؤمن ان يبتاع على بيع اخيه، ولا يخطب على خطبة اخيه حتى يذر۔''(15)

ترجمہ: مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ وہ نہ تو اس کی بیع پر بیع کرتا ہے اور نہ اس کے نکاح کے پیغام پر پیغام بھیجتا ہے۔

البتہ آپ ﷺ نے یہ اجازت دے دی کہ اگر پیغام بھیجنے والا پہلا شخص اپنا ارادہ بدل دے تو پھر دوسرا شخص پیغام بھیج سکتا ہے:

''لا يخطب الرجل على خطبة اخيه حتى يترك الخاطب قبله، او ياذن له الخاطب۔''(16)

ترجمہ: کوئی شخص نکاح کا پیغام اس جگہ مت بھیجے جس جگہ پہلے سے کسی مسلمان بھائی نے پیغام بھیجا ہو۔ اگر پیغام بھیجنے والا پہلا شخص دست بردار ہو جائے یا دوسرے شخص کو بھی پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے تو پھر وہ پیغام بھیج سکتا ہے۔

سید ضیاء الدین لکھتے ہیں:

''عمومی طور پر ہمارے سماج میں یہ روش پھیل رہی ہے کہ کسی کی بہن یا بیٹی گھر میں رشتے کے انتظار میں بیٹھی رہے تو کوئی بھی رشتہ نہیں بھیجتا ہے لیکن جب اس کے پاس کسی کی جانب سے نکاح کا پیغام آجائے تو ہر طرف سے برادری والے نکاح کا پیام بھیجنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے سبب خاندانی سطح پر عداوتیں جنم لینا شروع کر دیتی ہیں اور اختلافات سر اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اس سے منع کر دیا ہے۔''(17)

3. نکاح کا پیغام عموماً والدین کے پاس آتا ہے۔ ان کے لیے لازم ہے کہ اپنی بیٹی کی رضامندی کے ساتھ ہی اثبات میں جواب دیں۔ اگر بیٹی انکار کر دے تو ان کے پاس زبردستی کرنے کا حق نہیں ہے۔ یہ لڑکی کا حق ہے کہ وہ چاہے تو اقرار کرے اور چاہے تو رد کر

دے۔ نبی پاک ﷺ کے پاس ایک لڑکی آئی اور اس نے بتایا کہ میرے والد نے میرا رشتہ میرے چچازاد کے ساتھ کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو حق دیا کہ اگر وہ چاہے تو انکار کر دے۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ میرے باپ نے وہی کیا جس کا حق میں نے اس کو خود دیا تھا۔ آپ کے پاس میں یہ مسئلہ اس لیے لے کر آئی ہوں تاکہ عورتوں کو معلوم ہو جائے کہ باپ دادا کے پاس ان کے نکاح کے معاملے میں کلی اختیار نہیں ہے۔[18]

ایک شخص خدام نے اپنی بیٹی کی شادی ایسے مرد کے ساتھ کر دی جس کو لڑکی پسند نہیں کرتی تھی۔ اس نے نبی ﷺ کے پاس آکر شکایت کی تو آپ ﷺ نے باپ کے کیے ہوئے نکاح کو باطل قرار دیا۔ اس لڑکی نے بعد میں ابو لبابہ، عبد المنذر کے ساتھ نکاح کیا۔[19]

یہ حکم کنواری اور شوہر دیدہ دونوں عورتوں کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''لا تنكح الايم حتى تستامر، ولا تنكح البكر حتى تستاذن، قالوا: يا رسول الله، وكيف إذنها؟ قال: ان تسكت۔''[20]

ترجمہ: ''جب تک شوہر دیدہ کا حکم نہ ہو اس وقت تک اس کا نکاح نہ کیا جائے۔ جب تک کنواری لڑکی سے اجازت حاصل نہ کر لی جائے تب تک اس کا نکاح بھی نہ کیا جائے۔''

کنواری کی کم عمری یا کم عقلی و ناسمجھی کی بنیاد پر اس پر دباؤ ڈالا جاتا ہے لیکن شوہر دیدہ چونکہ پہلے الیہ دیکھ چکی ہوتی ہے اس لیے اس کے بارے میں یہ خصوصی ہدایت ہے کہ اس پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''الايم احق بنفسها من وليها، والبكر تستاذن في نفسها۔''[21]

ترجمہ: ''بیوہ اپنے نکاح میں اپنے ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔''

4. منگیتر کو نکاح سے قبل دیکھنا جائز ہے تاکہ نکاح اور متوقع بیوی سے متعلق مرد کے دل میں زیادہ رغبت پیدا ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''إذا خطب احدكم المراة، فإن استطاع ان ينظر إلى ما يدعوه إلى نكاحها فليفعل۔''[22]

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے، اگر ہو سکے تو اس کو دیکھ لے جو اس کو نکاح کی ترغیب دے رہی ہے۔

❖ **وہ صورتیں جن میں اسلام نے عورت کو فسخ نکاح کا حق دیا ہے:**

اس عنوان کے تحت میں ایسے شوہروں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کی زوجیت سے آزاد ہونے کا حق اسلام نے عورت کو دیا ہے۔

- **ایسا شخص جس کو بیوی پسند نہ کرتی ہو:**

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی زوجہ حبیبہ بنت سہل ایک مرتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ثابت بن قیس کے دین میں سے میں کوئی بھی نقص نہیں نکالتی ہوں۔ لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا کہ ثابت بن قیس نے تمہیں جو باغ دیا تھا، کیا تم اس کا وہ باغ

اس کو واپس کر سکتی ہو؟اس نے جواب دیا"ہاں"۔آپ ﷺ نے حضرت ثابت کو حکم دیا:

''اقبل الحديقة وطلقها تطليقة۔''

ترجمہ: تم اس سے باغ لے لو اور اس کو طلاق دے دو۔''(23)

امام ابن ماجہ کے مطابق اس میں آپ ﷺ نے یہ حکم بھی صادر فرمایا کہ باغ سے زیادہ کچھ نہ لینا(24)۔جب کہ امام مالک کے مطابق حضرت ثابت بن قیس نے باغ کے علاوہ بھی حبیبہ بنت سہل کو کچھ مال دیا تھا۔انھوں نے نبی ﷺ کو بتایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس نے مجھے جو کچھ دیا ہے وہ سب میرے پاس ہے۔آپ ﷺ نے ثابت سے کہا کہ اس سے لے لو،انھوں نے سب مال لے لیا اور وہ خاتون اپنے میکے میں عدت گزارنے کے لیے چلی گئی۔(25)

حضرت عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اسلام میں پہلا خلع عبداللہ بن ابی کی بہن کا ہوا تھا۔اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا اور میرے شوہر کا ذہن کبھی بھی موافق نہیں ہو سکتا ہے۔شادی کے روز میں نے اپنے گھونگھٹ کے پلو کو اٹھا کر دیکھا تو وہ مجھے اپنے دوستوں کے ہمراہ آتا ہوا دکھائی دیا۔وہ قد میں سب سے چھوٹا،رنگت میں سب سے کالا اور شکل وصورت میں سب سے زیادہ کریہہ تھا۔اس کا شوہر بھی وہاں موجود تھا۔اس نے نبی ﷺ کو بتایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس عورت کو حق مہر میں ایک پورا باغ دیا ہے۔اگر یہ مجھے وہ باغ واپس کر دے تو میں اس رشتے کے خاتمے پر رضامند ہو جاؤں گا۔اس سمجھوتے کے بعد آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔(26)

- **ایسا شوہر جس میں ازدواجی تقاضے پورے کرنے کی اہلیت نہ ہو:**

اگر مرد جنسی پہلو پر نااہل نکل آئے تو اس صورت میں بھی عورت کے پاس فسخ نکاح کا حق ہے۔یہ اس صورت میں ہوگا اگر شوہر میں ایستادگی اور قوت مباشرت سرے سے موجود ہی نہ ہو۔عرف عام میں اس کو نامردی کہا جاتا ہے۔اس کو فسخ نکاح کا سبب بنانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ نکاح کا اصل مقصد اور مدعا اس بیماری کی وجہ سے فوت ہو جاتا ہے۔

درمختار میں ہے:

''اگر عورت آزاد ہو، بالغہ ہو، رتق اور قرن کی بیماری سے پاک ہو،اس کو نکاح سے قبل مرد کی مذکورہ نااہلی سے متعلق آگاہ نہ کیا گیا ہو، نکاح کے بعد مرد کے اس نقص کو جاننے کے بعد اس نے مرد کے ساتھ رہنے کی رضامندی کا اظہار نہ کیا ہو تو اس صورت میں بغیر کوئی مہلت دیے، قاضی ان کے درمیان علیحدگی کروادے گا۔''(27)

مجبوب شخص کے بارے میں فقہاء نے یہی حکم صادر کیا ہے کہ اس کو کوئی مہلت نہیں دی جائے گی۔

فتاویٰ عالمگیری کے مطابق:

''لو وجدت المراة زوجها مجبوبا خيرها القاضى الحال ولا يوجل''۔(28)

ترجمہ: اگر بیوی اپنے خاوند کو مجبوب پالے تو اس صورت میں شوہر کو کوئی موقع دیے بغیر قاضی ان دونوں کے درمیان تفریق کردے گا۔

البنایۃ کے مطابق:

''وان كان مجبوبا فرق بينهما فى الحال ان طلبت المراة لانه لا فائدة فى التاجيل لانه لا يرجى منه الوصول''۔(29)

ترجمہ: مجبوب خاوند کے بارے میں اگر عورت مطالبہ کرے تو ان کے درمیان فوری طور پر علیحدگی کروادی جائے گی کیونکہ مہلت دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔اس مرد سے امید نہیں کی جاسکتی ہے کہ وہ عورت کی ضرورت تک پہنچ پائے گا۔

یہی موقف فتاویٰ ولوجیہ (30)، فقہ الاسلامی وادلتہ (31) اور النتف فی الفتاویٰ (32) میں پیش کیا گیا ہے۔

مولانا مجاہد اسلام قاسمی کے مطابق اگر شوہر مجبوب نہ ہو بلکہ کسی بیماری کے باعث ازدواجی تقاضہ نبھانے میں ناکام رہے تو اس صورت میں قاضی اس کو ایک قمری سال کی مہلت دے سکتا ہے تاکہ شوہر علاج کروالے۔اگر اس مہلت کے گزر جانے کے بعد بھی وہ اپنے مرض پر قابو نہ پاسکے تو اس صورت میں عورت کے مطالبہ پر زوجین کے درمیان علیحدگی کروادی جائے گی۔(33)

شیخ اسعد محمد سعید الصاغرجی (34)، مولانا احمد رضا خان بریلوی (35)، النتف فی الفتاویٰ کے مطابق قاضی چار موسموں کی مدت دے گا۔(36)

علماء کا یہ موقف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فتویٰ کی پیروی میں سامنے آیا ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نامرد شوہر کو ایک سال کی مدت دی تھی تاکہ وہ اپنا علاج کرواسکے اور حقوق زوجیت ادا کرنے کا اہل ہوسکے (37) حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بھی یہی موقف ہے۔علامہ کاسانی نے دعویٰ کیا ہے کہ اس موقف پر صحابہ کرام کا اجماع تھا۔(38)

فتاویٰ عالم گیری (39)، فتاویٰ تاتارخانیہ (40) ورالفقہ علی مذاہب الاربعۃ (41) کے مطابق فقہا نے صراحت کی ہے کہ اگر بیوی اپنے شوہر پر نامرد یا مجبوب ہونے کا الزام لگائے اور شوہر اس کے جواب میں انکار کردے اور دعویٰ کرے کہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔اس صورت میں شوہر اور بیوی، دونوں کے دعوؤں کی قلعی کھولنے کے لیے شوہر کا جسمانی معائنہ بھی کیا جاسکتا ہے۔یہ تمام معاملہ عدالت اور قاضی کے ذریعے وقوع پذیر ہوگا۔

مولانا اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ "مہلت وغیرہ دینا یا نہ دینا، یہ امور اصلاً قضائے قاضی کے محتاج ہیں، عورت بدون قاضی، از خود تفریق کی مختار نہیں ہے۔(42)

فتاویٰ عالم گیری کے مطابق اگر مرد قسم کھا کر کہے کہ میں مجبوب یا نامرد نہیں ہوں بلکہ میں عورت کے جبلی حقوق ادا کر رہا ہوں تو اس صورت میں عورت کا دعویٰ رد کردیا جائے گا اور مرد کی بات کو فوقیت دی جائے گی:

''وان انکر وادعیٰ الوصول ایهما فان کانت المراة ثیبا فالقول قوله مع یمینه انه وصل الیها "۔**(43)**

احناف کا موقف ہے کہ اگر شوہر بوقت نکاح مجبوب یا نامرد نہ ہو، عورت نکاح میں آکر کم از کم ایک مرتبہ ہی مباشرت سے متمتع ہوچکی ہو، اس کے بعد مرد مجبوب ہوجائے، اس صورت میں عورت کے پاس مرد کے مجبوب ہونے کی وجہ سے فسخ نکاح کا حق نہیں رہے گا۔(44) اس موقف کو کلی طور پر تسلیم نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس پر نقد موجود ہے۔

- **ایسا شخص جس کی بیوی مسلمان ہوجائے:**

کافر زوجین میں سے اگر بیوی مسلمان ہوجائے تو اس صورت میں وہ اپنے شوہر کی زوجیت سے نکل آئے گی۔اس کو خلع تو نہیں کہا جاسکتا البتہ فسخ نکاح یا نشوز کے حوالے سے یہ عورت کا بنیادی حق ہے کہ اس کا شوہر اس کے دین پر ہو۔بصورت دیگر وہ کسی مشرک یا کافر کے نکاح میں رہنے کی مکلف نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

''فلا ترجعوهن إلى الكفار لا هن حل لهم ولا هم يحلون لهن۔''[45]

ترجمہ: نہ یہ عورتیں ان کے لیے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال ہوں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ اہل عرب مشرکین کی کوئی خاتون اگر مسلمان ہو کر مدینہ میں آجاتی تو اس کی ایک ماہواری سے قبل اس کو کوئی بھی نکاح کا پیغام نہیں بھیجتا تھا۔ ایک ماہواری کے بعد وہ نکاح کے قابل سمجھی جاتی تھی۔ اس کی عدت کے گزرنے سے قبل ہی اگر اس کا شوہر بھی اسلام قبول کر کے مدینہ میں آجاتا تو ان دونوں کا پہلے سے موجود نکاح ہی بحال رکھا جاتا تھا۔[46]

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کا اسلام فسخ نکاح کے حوالے سے خلع کے مترادف ہے کیونکہ خلع کی صورت میں بھی عورت کی عدت ایک ماہ ہی مقرر کی گئی ہے۔

نیز عورت کا یہ حق ہے کہ اس کے سابقہ شوہر کو ہی قبول اسلام کے بعد اس کے لیے زوجیت کا رفیق قرار دیا جائے۔ میاں بیوی کا ایک ساتھ اسلام قبول کرنا اس بات کی علامت ہے کے ان کے نظریات اور ان کے مزاج مماثل ہیں۔

اگر عورت نے مسلمان ہو کر دوسرا نکاح نہ کیا ہو اور اس کا شوہر (خواہ کتنے ہی عرصہ بعد) مسلمان ہو کر مسلمانوں میں آکر شامل ہو جائے، اس صورت میں بھی ان کا پہلا نکاح ہی بحال رکھا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ نے حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ کے نکاح میں ہی واپس لوٹایا تھا، ان کا نیا نکاح نہیں کیا تھا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہ اور ابو العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام کے درمیان فاصلے کے متعلق روایات میں تین اور چھ برس کا ذکر ہے۔[47]

- **ایسا شخص جو کسی مہلک بیماری میں مبتلا ہو:**

ان بیماریوں میں ایڈز ایسی بیماری ہے جو شوہر سے بیوی تک منتقل ہو سکتی ہے۔ اگر شادی سے قبل عورت کو معلوم نہ ہو اور شادی کے بعد اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کا شوہر ایڈز کا مریض ہے۔ اس صورت میں اس کے پاس طلاق لینے کا حق موجود ہے۔

اس ضمن میں الازہر یونیورسٹی مصر[48]، دار الافتاء برمنگھم[49]، جامعۃ الرضاء، بریلی بھارت[50]، جامعۃ نظامیہ، حیدر آباد بھارت۔[51] جامعۃ دار العلوم، کورنگی ٹاؤن کراچی[52]، جامعۃ علوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی[53]، جامعۃ فاروقیہ، فیصل آباد[54]، المرکز الاسلامی، بنوں، خیبر پختون خواہ[55]، ایسے بڑے علمی مراکز کا یہی فتویٰ ہے کہ ایڈز کے مریض کی زوجہ اپنے شوہر کو قائل کر کے اس سے طلاق یا عدالت کے ذریعے خلع لے سکتی ہے۔

- **ایسا شخص جو بیوی کو خرچہ نہ دیتا ہو:**

خرچہ عورت کا حق ہے اور مرد کے لیے لازم ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کرے۔ اگر معاش کے حوالے سے مرد عورت کو سہولت نہیں دیتا اور اس کو روزی روٹی کے حوالے سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو اس صورت میں عورت کو اسلام نے یہ حق دیا ہے کہ وہ مرد سے طلاق لے کر خلاصی پالے۔

آوارہ، بدقماش، کام چور، ہٹ دھرم اور نشے کے رسیا افراد کی شادیاں کرنے کے بعد یہ منظر جابجا دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء اسلام نے عورت کے حقوق سے متعلق اپنی آراء کے اظہار کے دوران اس پہلو کو مد نظر رکھا ہے۔

اس صورت میں عورت کے حق طلاق کی منطقی وجہ یہ ہے کہ عورت کو اس کے حقوق ادا نہ کرنا اس کے ضرر پہنچانے کے مترادف ہے۔ قرآن مجید نے رشتہ ازدواج کے حوالے سے صاف حکم دے رکھا ہے کہ خواتین کو ضرر نہ پہنچایا جائے۔(56) نیز اس صورت میں عورت کو گھر میں رکھنا صرف نقصان پہنچانے کا باعث ہے اور خواتین کو اذیت یا نقصان پہنچانے سے بھی قرآن میں ممانعت آئی ہے۔(57)

اس صورت میں عورت کے پاس طلاق لینے کا حق اس لیے بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی بیوی سے علیحدگی کروادی جس کے پاس اپنی بیوی کو دینے کے لیے خرچہ نہیں تھا۔(58)

- **ایسا شخص جو گم ہو جائے:**

خاوند کے غائب ہونے اور اس کے بارے میں بیوی کو کوئی خبر نہ ہونے کی صورت میں بھی عورت کو نفسیاتی و ذہنی تکلیف سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ سے بیوی کو خرچا نہ ملنے اور جبلی ضروریات کا پورا نہ ہونے کی تکلیف بھی پہنچتی ہے۔ چنانچہ عورت کو شریعت نے حق دیا ہے کہ وہ اس تکلیف سے خلاصی پانے کے لیے نشوز کا حق استعمال کرے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ مفقود الخبر شخص کی بیوی اس وقت تک کوئی قدم نہیں اٹھا سکتی ہے جب تک اس کو اس کے شوہر کی کوئی خبر نہ مل جائے۔(59) مگر اس حدیث کی سند میں محمد بن شرحبیل صدانی ایک راوی ہے جسے محدثین نے متروک قرار دیا ہے اور وہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے منکر اور باطل روایات بیان کرنے میں مشہور ہے، پھر اس سے بیان کرنے والا سوار بن مصعب بھی اس قسم کا ہے بہر حال یہ روایت نا قابل حجت اور منکر ہے۔(60)

ابن المسیب نے کہا جب جنگ کے وقت صف سے اگر کوئی شخص گم ہوا تو اس کی بیوی کو ایک سال اس کا انتظار کرنا چاہئے اور پھر اس کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہئے۔(61)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا موقف ہے کہ چار سال بعد ایسی خاتون کو عدالت کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اگر قاضی چاہے تو اس کو (اس کے حق طلاق کے ذریعے) طلاق دے دے۔(62)

ابن حجر لکھتے ہیں کہ زیادہ تر علما کی یہی رائے ہے کہ اگر ایسی عورت کا شوہر جنگ میں گم ہو جائے گا تو وہ چار برس تک اس کی واپسی کا انتظار کرے گی۔(63)

امام شافعی اور امام ابو حنیفہ کا موقف ہے کہ مفقود الخبر کی عمر کے لوگ جب تک زندہ رہیں گے تب تک مفقود الخبر کی زوجہ نکاح ثانی کرنے کی مجاز نہیں ہے۔(64) اس کے برعکس امام مالک کا موقف یہ ہے کہ ایسی عورت چار برس تک اپنے شوہر کا انتظار کرے گی۔ اس کے بعد شوہر کی وفات کی عدت، چار ماہ دس دن، گزار کر نیا نکاح کر سکے گی۔(65)

ان دونوں اختلافی نقطہ ہائے نظر کے بارے میں جسٹس تنزیل الرحمان لکھتے ہیں کہ امام مالک کا موقف راجح ہے کیونکہ شوہر کی موت کی اطلاع تک عورت کو صبر کرنے کی تلقین کرنا دراصل اللہ کے اس قول کی مخالفت ہے کہ اللہ تعالی کسی کو اس کی قوت برداشت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ہے۔ نیز اس سے معاشرے میں جنسی آوارگی اور بے راہ روی کے پھیلنے کے خدشات مزید بڑھ جاتے ہیں۔(66)

فقہاء کی آراء سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مفقود الخبر شخص کی بیوی کو قاضی کی جانب سے دیا گیا فیصلہ طلاق شمار ہوگا، خلع نہیں۔

- **ایسا شخص جو بیوی پر بدکرداری کا الزام لگائے:**

اگر شوہر کی جانب سے بیوی پر بدکرداری کا الزام لگایا جائے اور دعویٰ کیا جائے کہ اس کی بیوی نے اس کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔اس صورت میں شوہر کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بدکردار ثابت کرنے کے لیے عدالت میں قاضی کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس کی بیوی نے زنا کیا ہے۔ پھر پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر وہ اپنے الزام میں جھوٹا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔
دوسری جانب اگر خاتون اس الزام سے انکار کرے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ چار مرتبہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ اس نے کسی قسم کی کوئی بدکاری نہیں کی ہے اور اس کا شوہر الزام لگانے میں جھوٹا ہے۔ پانچویں مرتبہ کہے کہ اگر وہ جھوٹی ہے اور اس کا شوہر سچا ہے تو اس (عورت) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔اس صورت میں نہ صرف وہ حد زنا سے بچ جائے گی بلکہ بدکرداری کا الزام لگانے والے شوہر کی زوجیت سے بھی آزاد ہو جائے گی۔ شریعت میں اس کو لعان کہا جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم فشهادة أحدهم أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين (6)والخامسة أن لعنت الله عليه إن كان من الكاذبين (7)ويدرأ عنها العذاب أن تشهد أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين (8)والخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين۔“ (67)

ترجمہ: ”اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس کوئی گواہ نہ ہوں مگر وہ خود ہی تو ان میں سے ہر ایک کی شہادت اللہ کی قسم کے ساتھ چار شہادتیں ہیں کہ بلاشبہ یقیناوہ سچوں سے ہے۔اور پانچویں یہ کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو، اگر وہ جھوٹوں سے ہو۔اور اس (عورت) سے سزا کو یہ بات ہٹائے گی کہ وہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار شہادتیں دے کہ بلاشبہ یقیناوہ (مرد) جھوٹوں سے ہے۔اور پانچویں یہ کہ اس (عورت) پر اللہ کا غضب ہو، اگر وہ (مرد) سچوں سے ہو۔“

احادیث میں حضرت عویمر عجلانی کا واقعہ موجود ہے جنھوں نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا تو آپ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی۔[68] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مسلم معاشرے میں یہی طریقہ رائج ہو گیا کہ بدکرداری کا الزام شوہر کی جانب سے لگنے پر لعان ہوتا اور پھر زوجین میں علیحدگی کروادی جاتی تھی۔اس علیحدگی کے بعد ان کے دوبارہ نکاح کا راستہ بھی بند ہو جاتا تھا۔[69] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں اس کو قانونی حیثیت دے دی۔[70]
عورت کا یہ حق ہے کہ اس کو ایسے شوہر کے زیردست نہ رکھا جائے جو اس کی پاک دامنی اور اس کی عفت وعافیت پر بدکرداری کا الزام لگائے۔ اس کا دوسرا حق یہ بھی ہے کہ وہ بچہ جس کے بارے میں شوہر کی جانب سے یہ دعویٰ کیا جارہا ہو کہ وہ عورت کے زنا کے نتیجے میں پیدا ہوا ہے، وہ شوہر کو نہیں بلکہ عورت کو ہی دیا جائے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کروایا تو دونوں کی علیحدگی کے بعد لڑکا اس کی ماں کو دے دیا۔[71]

3. پرورش کا حق

عورت کے لیے اسلام نے ایسے زریں سماجی نظام کو دنیا میں متعارف کروایا ہے جس کے فیض کا تصور ہی ذہن انسانی کو مسحور کر دیتا ہے۔اسلام سے قبل بچی کی پیدائش باپ کے لیے شرمساری کا باعث بنتی تھی اور بیٹی کا والد اس کی پیدائش کے بعد لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا تھا (72) کیونکہ بیٹوں کو عرب معاشرے میں انتہائی عزت اور شرف کا باعث جب کہ بیٹیوں کو بے عزتی کا سبب گردانا جاتا تھا۔ان کی پرورش کا

سامان مہیا کرنے اور ان کی شادی کے بوجھ سے چھٹکارہ پانے کے خوف کے سبب ایسی انسانیت سوز حرکتیں کی جاتی تھیں جن کے بارے میں سن کر انسانی روح تک کانپ اٹھے۔ بیٹیوں کی پرورش وحضانت کے فرائض سے چھٹکارہ پانے کے لیے بعض قبائل میں ان کو زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔

اسلامی نظام معاشرت میں والدین کو حکم دیا گیا کہ وہ نہ صرف بیٹیوں کی پرورش کریں اور ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھیں بلکہ ان کے لیے بہتر مستقبل کے وہ تمام لوازمات پورے کریں جن کا تعلق خاندانی، سماجی اور معاشرتی و معاشی حوالے سے کسی بھی پہلو کے ساتھ ہے۔ یہاں یہ ملحوظ رہے کہ اسلام نے بیٹی کے حق متاع کے بارے میں ترغیب کا اسلوب تعلیم اپنایا ہے۔ اس ضمن میں ترہیب کا پہلو بہت کم پیش کیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بیٹی کو اس کے حق متاع سے ہمکنار کرنا اسلام نے ترجیح اول قرار دیا ہے۔ اس ضمن میں جتنی احادیث و روایات ملتی ہیں ان کا تعلق فضائل وفوائد کے ساتھ ہے۔

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من ابتلى من هذه البنات بشئى كان له سترا من النار۔"[73]

"جو شخص اپنی بیٹیوں کی پرورش کے حوالے سے آزمایا گیا، اس کے لیے یہ بیٹیاں جہنم کی آگ کے مقابلے میں ڈھال بن جائیں گی۔"

- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث مختلف الفاظ میں صحیح مسلم میں بھی مروی ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من ابتلى من البنات بشئى فاحسن اليهن كن له سترا من النار۔"۔[74]

جس شخص کی آزمائش بیٹیوں کے ساتھ کی جائے اور وہ ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آئے (ان کی اچھی تربیت کرے) اس کے لیے یہ بیٹیاں جہنم کی آگ کے مقابلے میں ڈھال بن جائیں گی۔

- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "جس کے ہاں تین بیٹیاں ہو، وہ ان کو صبر و شکر کے ساتھ کھلائے پلائے اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کو لباس مہیا کرے، قیامت کے روز وہ اس کے لیے آگ سے ڈھال بن جائیں گی۔[75] یہی روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اس نے ان بیٹیوں کی شادی کی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔[76] اس سے مماثل ایک روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی موجود ہے جس کے مطابق یہ خوش خبری آپ ﷺ نے دو بیٹیوں کے بارے میں بھی ارشاد فرمائی تھی۔[77]

- انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة انا وهو، وضم اصابعه۔"[78]

جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئیں، میں اور وہ شخص قیامت کے روز اس طرح ایک ساتھ آئیں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔

- صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک گداگر خاتون کو دو کھجوریں دیں جس کے ساتھ دو

بیٹیاں تھیں۔اس نے ایک کھجور اپنی بیٹیوں میں تقسیم کر دی اور جب دوسری خود کھانے لگی تو ان بیٹیوں نے وہ کھجور بھی مانگ لی۔ماں نے خود کھانے کے بجائے دوسری کھجور بھی اپنی بیٹیوں میں تقسیم کر دی۔ نبی ﷺ کو جب اس واقعہ کی خبر دی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس عورت کے مذکورہ عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت واجب کر دی ہے اور اس کو جہنم کی آگ سے نجات دے دی ہے۔(79)

سنن ابن ماجہ کے مطابق نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس خاتون کے رویے پر تعجب کر رہی ہو؟ یہ عورت جنت میں جائے گی۔''(80)

نبی اکرم ﷺ نے امت کو نصیحت کی ہے کہ بیٹوں اور بیٹیوں کے مابین ہمیشہ مساوات کو مد نظر رکھتے ہوئے تحفے اور تحائف دیے جائیں۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اولاد کو تحائف دیتے ہوئے برابری کا لحاظ رکھو۔ اگر میں کسی کو فضیلت دیتا تو عورتوں کو دیتا۔''(81)

چنانچہ مذکورہ بالا احادیث کو مد نظر رکھتے ہوئے اس موقف کے اپنانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسلامی تعلیمات کے ذریعے ایک ایسا سماجی و خاندانی نظام متعارف کرایا ہے جس کے معاشی پہلو بیٹی کے حق متاع یعنی اس کی پرورش، اس کی خوراک، اس کا لباس اور اس کی جملہ ضروریات کو اس کے سرپرستوں پر فرض قرار دیتا ہے۔اس ذمہ داری کو پورا کرنے والوں کے لیے انعام و اکرام اور نجات کی یقین دہانی کرائی گئی ہے جو اس حقیقت کی غماز ہے کہ اسلام نے بیٹی کے حق متاع کو محفوظ رکھنے میں اہم ترین تعلیمات پیش کی ہیں۔

4. عورت کا کسب مال کا حق

اسلامی معاشی نظام میں عورت کسب مال کی ذمہ داری سے آزاد ہے۔ نکاح سے قبل یہ فریضہ اس کے والد، بھائی اور قریبی مرد رشتے داروں پر ہوتا ہے جب کہ نکاح کے بعد اس کا خاوند اور پھر اس کا بیٹا اس کا مکلف ہوگا۔ اگر اولاد فوت ہو جائے تو پوتے اور نواسے، وہ بھی نہ ہوں تو خاندان کے تمام محرم مرد اس کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے پابند ہوں گے۔ جو شخص میراث میں جس قدر استحقاق رکھتا ہو، اس پر اسی تناسب سے خاتون کے مالی حقوق ادا کرنا لازم ہوگا۔(82)

عام حالات میں اسلام نے عورت کا دائرہ کار اس کے گھر کی چار دیواری ہی رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"وقرن في بيوتكن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الأولىٰ-"(83)

ترجمہ: ''اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور جاہلیت کے بناؤ سنگھار جیسا بناؤ سنگھار مت کرو۔''

دوسری جانب اگر مردوں کے معاشی حالات خود ابتر ہو چکے ہوں اور خاتون کے لیے اپنی ضروریات کا پورا کرنا مشکل ہو جائے تو اسلام اس کو اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔اس کے مقابلے میں خاتون کو کسب مال کے لیے مختلف سرگرمیوں کی اجازت دی جاتی ہے تاکہ وہ باعزت طریقے سے وسائل روزگار کو استعمال کر کے اپنی عزت نفس اور خودداری کے محفوظ رکھ کر زندگی گزار سکے۔ مجبوری میں بعض اوقات ان احکام سے استثناء عطا کیا جاتا ہے جو عام حالات میں فرض کے درجے پر ہوتے ہیں۔ دم نوشی، سود خوری اور مردہ خوری اس کی اہم مثالیں ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انه اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن"۔(84)

"بے شک اجازت ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے گھر سے باہر جاؤ"۔

چنانچہ کتب احادیث میں ایسی مثالیں موجود ہیں جن کے مطابق عہد نبوی میں خواتین کو معاشی تنگ دستی کی بناپر کسب مال کی غرض سے کام کرنے کی اجازت دی گئی اور انھوں نے عملی طور پر اس کی مثالیں بھی پیش کیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ کو ان کے شوہر نے طلاق دے دی۔ معاش کے کسب کے لیے انھوں نے کھجوروں کے ایک باغ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ کسی نے انھیں منع کیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنا مسئلہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اخرجی فجدی نخلک لعلک ان تصدقی منه او تفعلی خیرا"۔(85)

"تم نکل کر کھجور کے درختوں کے پھل کاٹو۔ ممکن ہے کہ تم اس میں سے کسی نیک کام میں خرچ کرو اور صدقہ کرو۔"

عہد نبوی میں خواتین کی معاشی سرگرمیوں کے حوالے سے جن صحابیات کے نام اور ان کے پیشے ملتے ہیں ان کے مطابق ایک ایسا معاشی و سماجی منظر نامہ سامنے آتا ہے جو عورت کے لیے کسب معاش کے تمام جائز دروازے بیان کرتا ہے۔ ذیل میں اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

صحابیہ کا نام	پیشہ
حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا	مضاربت پر تجارت
حضرت سودہ رضی اللہ عنہا	کھالوں کی دباغت کا کام (86)
حضرت زینب رضی اللہ عنہا	کھالوں کی دباغت کا کام (87)
حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما	اپنے خاوند کے گھوڑے کو پالنا (88)
حضرت ملیکہ رضی اللہ عنہا	عطر فروشی (89)
حضرت اسماء بنت مخربہ رضی اللہ عنہا	عطر فروشی (90)
حضرت زینب زوجہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما	صنعت وحرفت (91)
حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا	میتوں کو غسل دینا (92)
حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا	کپڑوں کے لیے سوت کاتنا (93)
حضرت قیلہ انماریہ رضی اللہ عنہا	تجارت (94)
ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا (ان کا نام روایت میں مذکور نہیں ہے)	کھیتی باڑی (95)

ان خواتین میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ کی معاشی سرگرمی سے نہ صرف ان کا گھر چلتا تھا بلکہ وہ اس میں سے صدقہ بھی کرتی تھیں۔

5. عورت کا حق ملکیت و تصرف

- **عورت کا حق ملکیت:**

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں عورت کو ملکیت کا حق دار قرار دیتے ہوئے مردوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ ان کے مالکانہ حق میں کسی بھی قسم کا تصرف کرنے کا حق نہیں رکھتے ہیں۔

حق مہر اور حق طلاق سے متعلق قرآنی آیت کی روشنی میں واضح کیا گیا ہے کہ بوقت نکاح عورت کو حق مہر ادا کیا جائے[96] عورت کو دیا گیا حق مہر اس کی ملکیت ہے اور بوقت طلاق وہ اس سے واپس نہیں لیا جا سکتا ہے۔[97]

اسی طرح قرآن مجید میں وراثت کے حقوق کے حوالے سے واضح ہدایات موجود ہیں جن میں عورت کو بھی وراثت میں سے حصہ دلوا کر اس کی ملکیت میں دینے کا حکم دیا گیا ہے۔[98] اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے حکم صادر فرمایا ہے کہ مرد اور عورت کے لیے وراثت کے حصے تقسیم کرتے وقت عورت کو مرد کا نصف حصہ دیا جائے۔[99]

احادیث مبارکہ میں بھی عورت کا حق ملکیت کئی روایات میں ملتا ہے۔ صحیح مسلم کی ایک روایت کے مطابق نبی پاک ﷺ ایک دفعہ ام مبشر انصاریہ کے کھجور کے باغ میں گئے تھے۔[100] اس روایت سے امام نووی نے عورت کی ملکیت کی مشروعیت ثابت کی ہے۔[101]

صحیح مسلم ہی کی ایک روایت کے مطابق ایک صحابیہ نے اپنی والدہ کو ایک لونڈی ہدیہ کی، والدہ کی وفات ہو گئی تو نبی ﷺ نے اس خاتون کو وہی لونڈی واپس میراث میں دلوا دی۔[102] اس حدیث سے بھی امام نووی نے عورت کے لیے حق ملکیت کو ثابت کیا ہے۔[103]

علماء کے درمیان اس موقف پر اجماع ہے کہ جس طرح مرد اپنی ملکیت پر مکمل اختیار رکھتا ہے اسی طرح عورت بھی حق ملکیت میں اختیارات کے اعتبار سے مرد کے مساوی ہے۔[104] اس کے علاوہ وہ تمام آیات و روایات جو عورت کا حق وراثت ثابت کرتی ہیں، عورت کے حق ملکیت پر دلالت کرتی ہیں۔

عورت کے لیے ملکیت کا جواز اسلام سے پہلی تہذیبوں میں بھی ملتا ہے۔ قرآن مجید میں بلقیس نامی ملکہ سبا کا تذکرہ ملتا ہے جو اپنے ملک کی حکمران تھی۔[105]

- **مال میں عورت کا حق تصرف:**

مال پر عورت کی ملکیت کا ثبوت اس مال میں عورت کے تصرف کے اختیار کا بھی ثبوت ہے۔ اس کے مال میں مرد کو تصرف کا حق حاصل نہیں ہے۔ خود نبی اکرم ﷺ نے اس کی عملی مثالیں پیش کی ہیں۔

ایک سفر میں حضرت صفیہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے ہمراہ تھیں۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ بیمار پڑ گیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس ایک اونٹ اضافی تھا۔ آپ ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا ایک اونٹ صفیہ کو دے دو۔ حضرت زینب نے جواب میں کہا کہ "انا اعطی تلك الی یهودیة" کیا میں اس یہودیہ کو دے دوں؟ یہ سن کر نبی ﷺ ان سے ناراض ہو گئے۔[106]

اس روایت میں قرین قیاس یہی ہے کہ نبی ﷺ کے ناراض ہو جانے کا سبب حضرت صفیہ کو یہودیہ کہنا تھا۔ نبی اکرم ﷺ اس وقت قافلے کے امیر تھے اور آپ ﷺ ہی دونوں امہات المومنین کے شوہر بھی تھے جس کے سبب آپ ﷺ کے پاس فائق درجہ تھا۔ اس کے باوجود

نبی ﷺ نے بیوی کی ملکیت کو اس کی مرضی کے بغیر استعمال نہیں کیا حالانکہ بطور سالار قافلہ آپ اس پر قادر تھے۔

کچھ روایات میں عورت کے لیے نبی ﷺ نے یہ حکم صادر فرمایا ہے کہ وہ اپنے شوہر کی مرضی کے بغیر اپنی ملکیت کو بھی خرچ نہیں کر سکتی ہے۔ اپنی ملکیت کے خرچ کے وقت اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند سے اجازت لے۔ آپ ﷺ نے عورت کو عطیہ دینے(107)، مال میں سے کچھ حصہ ہبہ کرنے(108) اور کسی بھی قسم کا قدم اٹھانے(109) سے قبل شوہر کی اجازت کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر عورت اپنا مال اپنی مرضی سے خرچ ہی نہیں کر سکتی تو پھر اس کی ملکیت کا اس کو کیا فائدہ ہے؟

امام خطابی اس کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جن روایات میں عورت کو خرچ کرنے سے قبل شوہر کی اجازت کی ترغیب دی گئی ہے وہ روایات حسن معاشرت اور شوہر کی خوشنودی کے لیے ہیں۔ ان کا شوہر کی مرضی کے بغیر خرچ کرنے کے حوالے سے عدم جواز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔(110)

علماء کا موقف یہ بھی ہے کہ اگر عورت عقل مند ہو تو وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر مال کو حسب ضرورت خرچ کر سکتی ہے۔ اگر وہ بیوقوف ہو تو خاوند کی اجازت کے بغیر اگر وہ مال لائے تو اس کو واپس لوٹا دیا جائے گا۔(111) جس روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے کعب بن مالک کی بیوی کا صدقہ اس وقت لیا جب کعب کی طرف سے صدقہ کرنے کی اجازت کی تصدیق کروالی گئی،(112) وہ روایت ضعیف ہے۔(113) یہی وجہ ہے کہ علمانے اس سے استدلال نہیں کیا بلکہ بغیر اجازت کے مال خرچ کرنے کو ہی ترجیح دی ہے۔ صحیح بخاری میں ایسی متعدد روایات موجود ہیں جن کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے خواتین کو صدقہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت مطابق نبی ﷺ نے خواتین کو صدقہ کرنے کا وعظ فرمایا تو عورتوں نے اپنے زیورات اتار کر صدقہ میں دے دیے جنہیں حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اٹھا کر کپڑے میں رکھا۔(114) آپ ﷺ نے ان کا صدقہ قبول فرمایا اور کسی کا زیور یہ کہہ کر واپس نہیں کیا کہ پہلے اپنے شوہر سے اجازت لے کر آؤ۔ شیخ احمد جاد(115) اور شیخ ابن جبرین(116) کا یہی موقف ہے۔

مسلمان عورت اپنے مال سے متعلقہ ملکیت اور اپنے معاہدوں میں خود مختار ہے۔ اگر کوئی خاتون اپنے شوہر کو مطلع کیے بغیر اپنا ذاتی مکان فروخت کر دے تو اس کا یہ سودا جائز ہو گا۔ اسی طرح کسی خاتون پر کچھ قرض ہو تو اس کو بھی وہ خود ہی ادا کرے گی۔ اگر شوہر اس ضمن میں اس کے ساتھ تعاون کر دے تو یہ شوہر کی نیکی شمار ہو گی۔(117)

اس ضمن میں مولانا اشرف علی تھانوی کی رائے انتہائی مفید ہے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ "میاں بیوی کا مال ہی سرے سے جدا جدا ہے۔ شوہر کو اپنے مال پر اور بیوی کو اپنے مال پر تصرف کا حق حاصل ہو گا۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو اپنے اپنے مال میں سے جائز تصرف کرنے سے نہیں روک سکتے ہیں۔(118)

نتائج وخلاصہ

اسلام نے عورت کو اس کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے عائلی اور معاشی اعتبار سے اختیارات دیے ہیں اور بوقت ضرورت وہ ان کے استعمال میں آزاد ہے۔ ان اختیارات کا تعلق خاتون کی عائلی اور معاشی سرگرمیوں کے ان تمام پہلوؤں کے ساتھ ہے جن کے بارے میں معاشرے میں

آئے روز مباحث جنم لیتے رہتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ عورت کو وہ تمام بنیادی حقوق دیے گئے ہیں جو مرد کے پاس ہیں۔

عورت کو حق پرورش دیتے ہوئے اسلام نے ان والدین کو جنت کا حق دار قرار دیا ہے جو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت میں اپنی استطاعت کے مطابق کوشش کرتے ہیں۔

اسلام نے عورت کو نان و نفقہ کا حق دیا ہے اور قرآن مجید میں کئی مقامات پر مردوں کو اس کی تاکید کی گئی ہے۔ اخراجات کی ذمہ داری اٹھانے کے باعث ہی مرد کو خاندان کا حکمران بنایا گیا ہے۔ چنانچہ بوقت نکاح مرد کو حق مہر ادا کرنے کا مکلف ٹھہرایا گیا ہے۔ نفقہ کے واجب ہونے کے لیے زوجیت، قرابت اور ملکیت ایسی شرائط لاگو ہوتی ہیں۔ نفقہ میں لباس، خوراک اور رہائش شامل ہیں۔ شوہر اپنی استطاعت کے مطابق اس کی ادائیگی کرے گا اور خاتون کو اس معیار کا نفقہ دے گا جس معیار کا نفقہ دینے کی اس میں استطاعت ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کے حق نفقہ کو ادا نہیں کرتا اس کے لیے اسلام نے قاضی کو اختیار دیا ہے کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی جائے۔

اسلام نے عورت کے سرپرستوں کے لیے یہ لازم قرار دیا ہے کہ ب اس کا نکاح کسی نیک سیرت اور بہتر انسان کے ساتھ کر دیا جائے۔ اس ضمن میں اسلام نے عورت کے شوہر کے انتخاب کا حق بھی دیا ہے۔ آپ ﷺ کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت کی مرضی کے بغیر اس کا نکاح زبردستی کسی ایسے مرد کے ساتھ کر دیا جائے تو وہ قاضی کے ذریعے اس نکاح کو ختم کر سکتی ہے۔ جس طرح اسلام نے عورت کے انتخاب شوہر کا حق دیا ہے اسی طرح اس کے پاس طلاق کا حق بھی موجود ہے۔ مرد اگر ازدواجی فرائض ادا کرنے سے قاصر ہو، کسی موذی و مہلک بیماری میں مبتلا ہو، بدکردار ہو، بے دین ہو یا کسی اور وجہ سے عورت کو پسند نہ ہو تو وہ خلع سے ذریعے اس سے خلاصی پا سکتی ہے۔

خواتین کے معاشی حقوق میں اکتساب مال کا حق بھی شامل ہے اور اسلام نے خواتین کو شرم و حیا کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے باپردہ حالت میں تجارت اور ملازمت کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ اس ضمن میں ہمیں کئی صحابیات کا تجارت کرنا یا معاوضے پر کام کرنا روایات سیرت میں مل سکتا ہے۔ اس ضمن میں اسلام نے عورت کو پابند کر رکھا ہے کہ وہ خاوند کی اجازت لے کر، شرعی پردے میں رہ کر، گھریلو امور و فرائض کی ادائیگی میں میں کوئی کوتاہی کیے بغیر، غیر محرم مردوں کے ساتھ اختلاط سے گریز کرتے ہوئے، طرز گفتگو میں احتیاط برت کر، مردانہ لباس اور خوشبو سے پرہیز کرتے ہوئے کاروبار یا ملازمت کر سکتی ہے۔

اسلام نے عورت کو ملکیت مال کا حق بھی دیا ہے۔ احادیث میں کئی صحابیات کا ذکر موجود ہے جو زمینوں اور باغات کی مالکہ تھیں۔ اسلام نے ان خواتین مالکاؤں کو ملکیت کے حق کے ساتھ ساتھ اپنے مال میں تصرف کا حق بھی دیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

---

(1) : القرآن، النساء، 34:4۔

(2) : القرآن، الطلاق: 7:65۔

(3) : القرآن، البقرۃ، 236:2۔

(4) : سجستانی، سنن ابی داود، کتاب المناسک، باب صفۃ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، 182/2، حدیث نمبر: 1905۔

(5)Sir Danish Fadunji Mulla, Principles of Muhammadan Law, Mansoor Book Depot Lahore, p.339

(6)Ibid p.340

(7) Principles of Muhammadan Law p.341

(8) :القرآن،النساء،24:4۔

(9) :القرآن،النساء،25:4۔

(10) :القرآن،الروم،21:30۔

(11):القرآن، النحل،72:16۔

(12): سجستانی،ابوداؤد سلیمان بن اشعث، سنن ابوداؤ،دارالسلام،لاہور۔حدیث:2050، سنن نسائی،حدیث:3227

(13): بخاري،جامع الصحیح،کتاب النکاح،**باب عرض المرأۃ نفسها علی الرجل الصالح**،ج:7،ص:13،حدیث:5120۔

(14): نیسابوري، صحیح مسلم،حدیث:3454۔

(15): ایضا،حدیث:3464۔

(16): بخاري،جامع الصحیح،حدیث:5142۔

(17): عورت قبل از اسلام وبعد از اسلام،ص:173۔

(18): ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ،حدیث:1875۔

(19): ابن ماجۃ، سنن ابن ماجہ،حدیث:1873۔

(20): بخاري،جامع الصحیح،حدیث:5136۔

(21): نیسابوري، صحیح مسلم،حدیث:3476۔

(22): سجستاني، سنن ابوداؤد،حدیث:2082۔

(23): بخاري،جامع الصحیح،حدیث:5273۔

(24): ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ،حدیث:2056۔

(25): مالک ابن انس،موطا،روایۃ ابن القام،حدیث:372۔

(26): طبري، محمد بن جریر بن یزید، جامع البیان في تأویل القرآن،الناشر: مؤسسۃ الرسالۃ،الطبعۃ:الأولی،1420ھ-2000م البقرۃ:280۔

(27): حصکفي، محمد بن علی،در مختار،مکتبۃ حقانیہ،پشاور،ج:5،ص:170۔

(28): فتاویٰ الھندیۃ،مکتبۃ رشیدیہ،کوئٹہ، طبع 1971ء،ج:1،ص:525۔

(29): عیني،بدرالدین محمد بن احمد،البنایۃ شرح الھدایۃ،مکتبہ رشیدیہ،کوئٹہ،ج:5،ص:396۔

(30): ظہیرالدین عبدالرشید بن ابو حنیفہ بن عبدالرزاق،الفتاویٰ الواجیۃ،مکتبۃ الحرمین شریفین،کوئٹہ،ج:1،ص:368۔

(31): وہبہ زحیلی،الفقہ الاسلامی وادلتہ،مکتبۃ رشیدیہ،کوئٹہ،ج:9،ص:7052۔

(32): سغدی،ابوالحسن علی بن الحسین بن محمد،النتف فی الفتاویٰ،مکتبۃ عثمانیہ،کوئٹہ،ص:195۔

(33): قاسمی، مجاہدالاسلام ق،اسلام کے عائلی قوانین،ادارۃ الاسلام والعلوم الاسلامیۃ،کراچی، طبع 2002ء،ص:193۔

(34): صاغرجی،اسعد محمد سعید،الفقہ الحنفی،دارالکلم الطیب،بیروت، طبع 1424ھ،ج:2،ص:193۔

(35): بریلوی،احمد رضاخان، فتاویٰ رضویۃ،رضافاؤنڈیشن،لاہور، طبع 1998ء،ج:13،ص:348۔

(36): سغدی،النتف فی الفتاویٰ،ص:195۔

(37): عبدالرزاق،المصنف،مکتبۃ الکبریٰ،مصر،حدیث:10720۔

(38): کاسانی،ابوبکر،بدائع الصنائع،مکتبۃ دارالحدیث، قاہرہ،ج:3،ص:571۔

(39): الفتاوی الھندیۃ،،ج:1،ص:525۔

(40): دہلوی،عالم بن علاءالانصاری، فتاویٰ تاتارخانیۃ،قدیمی کتب خانہ،کراچی،ج:4،ص:40۔

(41): جزیزی،عبدالرحمان،الفقہ علی مذاہب الاربعۃ،ج:4،ص:145۔

(42): لدھیانوی،رشید احمد،احسن الفتاویٰ،ایچ ایم سعید کمپنی،کراچی،1425ھ،ج:5،ص:411۔

(43): الفتاوی الھندیۃ، ج:1، ص:522۔

(44): زحیلی، فقہ الاسلامی وادلتہ، ج:9، ص:7055۔

(45): القرآن، **الممتحنۃ، 60**:10۔

(46): بخاری، جامع الصحیح، حدیث:5286۔

(47): سجستانی، سنن ابوداؤد، حدیث نمبر 2240۔ جامع ترمذی، حدیث: 1143۔

(48)www.dar_alifta.org/fatwaanswer.aspx?ID=684857,27.07.2013..

(49): مفتی محمد توثیر میاں، فقہ کونسل، برمنگھم، یوکے، نومبر، 2013، 17۔

(50)Jamiaturraza_Media_Audio_Weekly Q&A,Ans#25.12/8/2013.

(51)مفتی محمد عظیم الدین، دارالافتاء، جامعۃ نظامیہ، حیدرآباد، بھارت، نومبر 10، 2013۔

(52): جامعۃ دارالعلوم، کراچی، فتویٰ نمبر 1558/89، ستمبر 11، 2012۔

(53): جامعۃ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی، فتویٰ نمبر 376، نومبر 4،۔ 2013۔

(54): جامعہ فاروقیہ شاہ، فیصل کالونی، کراچی، فتویٰ نمبر 409/117، ستمبر 22، 2013ء

(55): المرکزالاسلامی، بنوں، فتویٰ بتاریخ ستمبر 11، 2013۔

(56): القران، الطلاق، 65:6۔

(57): البقرہ، 2:231۔

(58)دار قطنی، علي بن عمر بن أحمد، سنن الدار قطني، دار النشر الكتب الاسلامية، لاہور- س ن۔ ج:3، ص:298۔

(59): دار قطنی، سنن الدار قطنی، ج:3، ص:312۔

(60): التعلیق المغنی، ج:3، ص:312۔

(61): بخاری، جامع الصحیح، کتاب الطلاق، **باب حكم المفقود في أهله وماله، ج:7، ص:50۔**

(62): بخاری، جامع الصحیح، حدیث:5291۔

(63): ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، زیر حدیث: 5292، ج:9، ص:430۔

(64): قرطبیؒ، محمد بن احمد بن ابن رشد، بدایۃ المجتھد، فاران اکیڈمی، لاہور (س ن) ج:2، ص:44۔

(65): محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ، المغنی، مطبعۃ الامام، مصر (س ن)، ج:8، ص:95۔

(66): تنزیل الرحمن، مجموعہ قوانین اسلام، 2008ء، ج:2، ص:695۔

(67): النور، 24:6–9۔

(68): بخاری، بخاری، جامع الصحیح،، حدیث:5259۔

(69): بخاری، جامع الصحیح،، حدیث:5312۔

(70): بیھقی، سنن الکبریٰ للبیھقی، ج:7، ص:410۔

(71) بخاری، جامع الصحیح،، حدیث:5315۔

(72)القرآن، النحل، 16:58-59۔

(73) بخاری، جامع الصحیح،، حدیث:1418۔

(74)نیسابوری، صحیح مسلم، حدیث:2629۔

(75)سجستانی، سنن ابوداؤد، حدیث:3669۔

(76)سجستانی، سنن ابوداؤد، حدیث:5138۔

(77)ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، حدیث:3670۔

(78)نیسابوری، صحیح مسلم، حدیث:2631۔

(79)نیسابوری، صحیح مسلم، حدیث:2630۔

(80)ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، حدیث:3668۔

(81)ابن حجر، فتح الباری، ج:5، ص:214۔

(82) فتاویٰ ہندیہ، مکتبہ رشیدیہ (س ن) ج:1، ص:565،566۔

(83)القرآن، الاحزاب،33:33۔

(84) بخاری، جامع الصحیح،، حدیث:4795۔

(85)سجستانی، سنن ابوداؤد، حدیث:2792۔

(86)بخاری، جامع الصحیح،، حدیث:6686

(87)ابن سعد، طبقات الکبریٰ، داراحیاءالتراث، بیروت، 1996ء، ج:8، ص:299۔

(88)بخاری، جامع الصحیح،، حدیث:5224۔

(89)ابن حجر عسقلانی، الاصابۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 2002ء، ج:5، ص:311۔

(90)ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج:8، ص:136۔

(91)عزالدین بن الاثیر، اسد الغابۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1994ء، ج:7، ص:122۔ الاصابۃ، ج:5، ص:234۔

(92)ابن حجر، الاصابۃ، ج:5، ص:315۔

(93)ابن حجر، الاصابۃ، ج:5، ص:187۔

(94)ابن حجر، الاصابۃ، -2002ء)، ج:8، ص:291

(95)بخاری، جامع الصحیح،، ص:938

(96)القرآن، النساء، 4:4۔

(97)القرآن، النساء، 4:20۔

(98)القرآن، النساء، 4:7۔

(99)القرآن، النساء، 4:11۔

(100)نیشاپوری، صحیح مسلم، حدیث:3969۔

(101)نیشاپوری،، شرح صحیح مسلم، ج:10، ص:213۔

(102)صحیح مسلم، حدیث:1149۔

(103)شرح صحیح مسلم، ج:8، ص:26۔

(104) ملاحظہ فرمائیں۔ ابو العباس احمد بن ادریس القرافی، الفروق، عالم الکتب، بیروت،، ج:3، ص:136۔ شرح مسلم للنووی، ج:10، ص:213۔ محمد بن احمد القرطبیّ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبیّ، دار الکتاب العربی، بیروت، 1967ء، ج:5، ص:104۔ عبد السلام داؤد العبادی، الملکیۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ، مکتبۃ الاقصیٰ، عمان، ج:2، ص:156۔ صلاح عبد الغنی محمد، الحقوق العامۃ للمراءۃ، مکتبۃ الدار العربیۃ للکتاب، طبع اول ج:1، ص:169

(105)القرآن، النحل29:16تا32۔

(106)سجستانی، سنن ابوداؤد، حدیث:4602۔

(107)نسائی، سنن نسائی، حدیث:3787۔

(108)سنن ابن ماجہ، حدیث:2388

(109)سنن ابوداؤد، حدیث:3546

(110)حمد بن محمد الخطابی، معالم السنن، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1996ء، ج:3، ص:148

(111)عون المعبود، ادارۃ العالم الوحید، دہلی، ج:3، ص:317

(112)سنن ابن ماجہ، حدیث:2389

(113)اس کی سند میں یحیٰ، کعب کی اولاد میں مجہول ہیں۔ اس لیے یہ ضعیف ہے۔ (احمد جاد، فقہ السنۃ للنساء، دار الغد الجدید، المنصورہ، مصر، 2003، ص:50)

(114) بخاری، جامع الصحیح،، حدیث: 977

(115) فقہ السنۃ للنساء۔ ص: 499

(116) محمد بن عبدالعزیز، فتاویٰ برائے خواتین، دارالسلام، لاہور، 1999ء، ص: 366،360

(117) نمبر68 نور احمد، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا، اسلامیکا کراچی، 2000ء، ص: 292-296

(118) اشرف علی تھانوی، تحفہ زوجین، طاہر سنز، لاہور، ص: 53

References

1. Al- Nissa,4:34
2. Al-Talaq,65-7
3. Al-Baqarah, 2:236
4. Abu Dawood Al Sajistani, Suleman bin Al-ashath, Sunan Abu Dawood, Darul salam, Lahore, jild:2, page no:182, Hadees:1905
5. Mulla, Danish Fadunji, Principles of Muhammadan Law, Mansoor Book Depot Lahore, p.339
6. Principles of Muhammadan Law, page no: 340
7. Principles of Muhammadan Law, page no: 341
8. Al- Nissa, 4:24
9. Al- Nissa, 4:25
10. Al-Room, 30:21
11. Al-Nahal, 16:72
12. Sunan Abu Dawood, Hadees no:2050, Al-Nassai, Ahmed bin Shuayb, Sunnan Al-Nasai, Hadees no: 3227
13. Al-bukhari, Muhammad bin Ismail, Sahih al bukhari, Dar ibn e kathir, Beirot 2007, jild:7, page no:13, Hadees:5120
14. Al-Qusharyi, Muslim bin Hajjaj, Sahih Muslim,Dar ibn e kathir, Beirot، Hadees:3454
15. Sahih Muslim, Hadees no:3464
16. Sahih al bukhari, Hadees:5142
17. Syed, Zia Al-deen, Aurat qabl az islam wa baad az Islam,Al-noor health wa education trust, Karachi,2005 page:173
18. Ibn e Maja, Ahmed bin yazid, Sunan Ibn e Maja, Darul salam, Lahore, Hadees: 1875
19. Sunan Ibn e Maja, Hadees: 1873
20. Sahih al bukhari, Hadees no:5136
21. Sahih Muslim, Hadees no:3476
22. Sunan Abu Dawood,Hadees no:2085
23. Sahih al bukhari, Hadees no:5273
24. Sunan Ibn e Maja, Hadees: 2056
25. Malik bin Anas, Muwatta Imam Malik, Darul salam, Lahore, Hadees no: 372
26. Tabri, Mohammad bin e jarir, Jami al-bayan fi tawee lil Quran, Muasis al Risalah, 1420-2000, jild:6 , page no:37
27. Haskafi, Muhammad bin Ali, Al-Dur Al-Mukhtar, Maktaba haqania, Peshawar, jild:5, page no:170
28. fatawa al hindiya, Maktaba Rasheedia, Quetta, jild:1, page:525
29. Ayni, Muhammad bin ahmed, Al-binaya, Maktaba Rasheedia Quetta, jild:5, page no:396
30. Abd al razzaq, Zahir ul din Abd al rasheed, Al-fatawa al-wajia, Maktaba Al-harmain sharifain, Quetta, jild:1, page:368
31. Wahbah Al-Zuhayli, al-Fiqh al-Islami wa adillatuhu, Maktaba Darul isha’at2014, jild:9, page:7052
32. Al- Sughdi, Ali bin hussain, Al-Natf fi al-fatawa, Maktaba Al-usmania, Quetta, page:195
33. Qasmi, Mujahid e Islam, Islam ke Aaili Qawaneen,Idarat ul Islam w al-uloom al-islamia, Karachi, 2002,page:193
34. Sagarji, Asa’ad Muhammad Saeed, Al-fiqh Al-hanafi, Dar ul kalim al-tayyib, Be rout,1424,jild:2, page:193

35. Brelvi, Ahmed Raza khan, Fatawa Razwia, Raza foundation, Lahore1998,jild:13, page:348
36. Al-Natf fi al-fatawa, page no:195
37. Abdu l Razzaq, Al-Musannaf, Maktab tul kubra, Misr, Hadees:10720
38. Kasani, Abu bakr, Al-bada'i al sana'i, Maktab dar ul hades, Qahira,1406 jild:3, page:571
39. fatawa al hindiya, jild:1, page:525
40. Dehlawi, Aalim bin Ala'a al-Ansari, Fatawa Ta tar khania, Qademi kutb khana, Karachi, jild:4, page:40
41. Jazezii, Abdu l-Rehman, Al-fiqh ala Mazahib al-Arba'a, jild:4, page:145
42. Ludhyanvi,Rasheed Ahmed, Ahsan Al-fatawa, HM Saeed company, Karachi,1425, jild:5,page:411
43. Al-fatawa Al-hindiya, jild:1, page:522
44. Al-Fiqh al-Islami wa adillatuhu, jild:9, page:705
45. AL-Mumtahina, 60:10
46. Sahih al bukhari, Hadees no:5286
47. Sunan Abu Dawood,Hadees no:2240, Sunn Al-Tirmzi, Hadees no:1143
48. www.dar alifta.org/fatwaanswer.aspx?ID=684857,27.07.2013
49. Mufti,Muhammad Toseer Miyan, Fiqha Council, Uk Birmingham, Nov:17,2013
50. Jamiaturraza_Media_Audio_Weekly Q&A,Ans#25.12/8/2013.
51. Mufti, Muhammad Azeem al-deen, Darul ifta, jamia Nizamia, Hyderabad, India,Nov:10, 2013
52. Jamia darul uloom Karachi, Fatwa no:89/1558, Sep:11, 2012
53. Jamia uloom e islamia, Binori Town, Karachi, Fatwa no: 376, Nov:4, 2013
54. Jamia Faroqia, Shah Faisal colony, karchi,Fatwa no:117/409, Sep:22, 2013
55. Al-Markaz Al-Islami, Banou'n, Fatwa, sep:11, 2013
56. Al-Talaq, 65:6
57. Al-Baqra, 2:231
58. Dar Al-Qutni, Ali bin Umar, Sunan Al- dar Al-qutni, Dar al Nash'r Al kutub Islamia, Lahore, jild:3,page:298
59. Sunan Al- dar Al-qutni, jild:3, page:312
60. Al-Taleeq Al-Mugni, jild:3, page:312
61. Sahih al bukhari, jild:7, page:50
62. Sahih al bukhari, Hadees no:5291
63. Ibn e Hajr, Ahmed bin Ali, Fathu al-bari, jild:9,page:430, Hadees:5292
64. Qurtubi, Muhammad bin Ahmed, Bidaya tul Mujtahid, Faran Academy, Lahore, jild:2, page:44
65. Ibn e Qudama, Muhammad bin Abdul Allah, Al-Mugni, Matbatu Al-imam, jild:8, page:95
66. Tanzeel Al-Rehman, Majmo'e qawaneen e islam, 2008, jild:2, page:695
67. Al-Noor, 24:6-9
68. Sahih al bukhari, Hadees no:5259
69. Sahih al bukhari, Hadees no:5312
70. Sunan Al-kubra, lil bayhaqi, jild:7, page:410
71. Sahih al bukhari, Hadees no:5315
72. Al-Nahal,16:58-59
73. Sahih al bukhari, Hadees no:1418
74. Sahih Muslim, Hadees no: 2629
75. Sunan Abu Dawood,Hadees no:3669
76. Sunan Abu Dawood,Hadees no:5138
77. Sunan Ibn e Maja, Hadees no: 3670
78. Sahih Muslim, Hadees no:2631
79. Sahih Muslim, Hadees no:2630
80. Sunan Ibn e Maja, Hadees no: 3668
81. Fathu Al- Bari, jild:5, page:214
82. Fatawa Al-hindya, jild:1, page:565-566
83. Al-Ahzab, 33:33
84. Sahih al bukhari, Hadees no:4795

85. Sunan Abu Dawood, hades no: 2792
86. Sahih al bukhari, Hadees no:6686
87. Ibn e Sa'ad, Tabqat al kubra, Dar Ahya al-turaz, barout, 1996, jild:8,page:299
88. Sahih al bukhari, Hadees no:5224
89. Ibn e hajr, Ahmed bin Ali, Al-Isaba'h, Darul kutub Al-ilmia, 2002, jild:5,page:311
90. Tabqat al-kubra, jild:8, page:136
91. Ibn e Aseer, izz al deen, Usa'ad al Gabah, Darul kutu Al-ilmia 1994,jild:7, page:122, Al-Isaba'h,jild:5,page:234
92. Al-Isaba'h,,jild:5, page:315
93. Al-Isaba'h,,jild:5, page:187
94. Al-Isaba'h,,jild:8, page:291
95. Sahih al bukhari, Hadees no:938
96. Al-Nissa: 4:4
97. Al-Nissa: 4:20
98. Al-Nissa: 4:7
99. Al-Nissa: 4:11
100. Sahih Muslim, Hadees no:3969
101. Sharah Sahih Muslim, jild:10, page:213
102. Sahih Muslim, Hadees no:1149
103. Sharah Sahih Muslim, jild:8, page:26
104. Al-Qurafi, Ahmed bin Idrees, Al-furooq, A'alm al-kutb, jild:3,page:136, Sharah Sahih Muslim, jild:10, page:213, Qurtubi, Muhammad bin Ali, Al-jami lil Ahkam Al-quran, Darul kitab, jild:5,page:104, Abdul salam, Al-Milkya'h fi Al sharit al islamia, maktab al-aqsa, jild:2, page:156, Salah Abdul Ganni, Al-huqooq Al-aama lil mara'ti, maktaba al-darul al-arabia lil kitab, jild:1, page:169
105. AL-Nahal, 16:29-32
106. Sunan Abu Dawood, hades no:4602
107. Sunan Al-Nassai, Hadees no:3787
108. Sunan Ibn e Maja, Hadees no:2388
109. Sunan Abu Dawood, Hadees no:3546
110. Al-Khatabi, Ahmed bin Muhammad, Ma'alim Al-Sunan, Darul kutub Al-ilmia, 1996, jild:3, page:148
111. Ayon ul Mabood, Idar tul Aalam Al-wahid, Dehli,jild:3, page:317
112. Sunan Ibn e Maja, Hadees no: 2389
113. Ahmed Ja'ad, Fiqhu al-sunat lil Nissa, darul Gadd al-jadid,Misr,2003, page:50
اس کی سند میں یحیٰ، کعب کی اولاد میں مجہول ہیں۔اس لیے یہ ضعیف ہے۔
114. Sahih al bukhari, Hadees no:977
115. Fiqhu al-sunat lil Nissa, page:499
116. Muhammad bin Abdul Aziz, Fatawa bara'e Khawaten, Darul salam, Lahore,1999, page:360-366
117. Number:68, Noor Ahmed, Khawaten ka encyclopedia, islamika, Karachi,2000,page:292-296
118. Thanwi, Ashraf Ali, Tuhfa e Zojen, Tahir Mansoor Sons, Lahore, page: 53